انسانیت موت کے دروازے پر



تالیف

مولانا ابوالکلام آزاد

مکتبہ اسلامیہ

CamScanner

انسانیت موت کے دروازے پر

تالیف
مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ

مکتبہ السلامیہ

maktabaquddusia.com

فہرست

- رحلت نبوی ﷺ ---- 5
- وفات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ---- 30
- شہادت حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ---- 38
- شہادت حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ ---- 50
- شہادت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ---- 69
- شہادت حسین رضی اللہ عنہ ---- 80
- حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ---- 130
- حجاج بن یوسف الثقفی ---- 135
- حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما ---- 141
- حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ ---- 148
- حضرت عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ ---- 153
- حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ---- 158
- حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ---- 166
- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ---- 176
- حضرت حسن رضی اللہ عنہ ---- 176
- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ---- 176
- حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ ---- 176
- حضرت سعید بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ---- 177
- حضرت ربیع بن حثیم رحمۃ اللہ علیہ ---- 177
- معاویہ بن یزید بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ ---- 177
- جمیل (مشہور شاعر عرب) ---- 177

maktabaqudduria.com

CamScanner

رحلت نبوی ﷺ

﴿ اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَ الۡفَتۡحُ ۙ﴿۱﴾ وَ رَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَ اسۡتَغۡفِرۡهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾ ﴾

''جب اللہ کی مدد آ گئی اور مکہ فتح ہوا، تم نے دیکھ لیا کہ لوگ دین خداوندی میں فوج درفوج داخل ہو رہے ہیں۔ اب تم اللہ کی یاد میں مصروف ہو جاؤ اور استغفار کرو، بیشک وہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔''

آخری حج کی تیاری

جب یہ سورت نازل ہوئی تو پیغمبر انسانیت ﷺ نے اللہ کی مرضی کو پالیا کہ اب وقت رحلت قریب آ گیا ہے۔ حضور ﷺ اس سے پہلے خانہ کعبہ میں تطہیر حرم کا آخری اعلان کر چکے تھے کہ آئندہ کسی مشرک کو اللہ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی اور کوئی برہنہ شخص خانہ کعبہ کا طواف نہیں کر سکے گا۔ حضور ﷺ نے ہجرت کے بعد فریضہ حج ادا نہیں فرمایا تھا۔ اب ۱۰ھ میں آرزو پیدا ہوئی کہ سفر آخرت سے پہلے تمام امت کے ساتھ مل کر آخری حج کر لیا جائے۔ بڑا اہتمام کیا گیا کہ کوئی عقیدت کیش ہمرکابی کی سعادت سے محروم نہ رہ جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن سے بلایا گیا۔ قبائل کو آدمی بھیج کر ارادۂ پاک کی اطلاع دی گئی۔ آپ نے تمام ازواج مطہرات کو رفاقت کی بشارت سنائی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تیاری کا حکم دیا ۲۵ ذیقعد کو مسجد نبوی میں جمعہ ہوا اور وہیں ۲۶ ذیقعد کی روانگی کا اعلان ہو گیا۔ جب ۲۶ کو صبح منور ہوئی تو چہرۂ انور سے روانگی کی مسرتیں نمایاں ہو رہی تھیں۔ غسل کر کے لباس تبدیل فرمایا اور ادائے ظہر کے بعد حمد و شکر کے ترانوں میں مدینہ منورہ سے باہر نکلے۔ اس وقت ہزارہا خدام امت اپنے نبی رحمت ﷺ کے ہمرکاب تھے۔ یہ قافلۂ مقدس مدینہ منورہ سے چھ میل دور ذی الحلیفہ میں پہنچ کر رکا اور شب بھر اقامت فرمائی، دوسرے روز حضور ﷺ نے دوبارہ

''اور مقامِ ابراہیم کو سجدہ گاہ بناؤ۔''

کعبۃ اللہ کی زیارت کے بعد صفا اور مروہ کے پہاڑوں پر تشریف لے گئے۔ یہاں پر آنکھیں کعبۃ اللہ سے دوچار ہوئیں تو زبان سے ابر گہربار کی طرح کلمات توحید و تکبیر جاری ہو گئے:

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ))

''خدا، صرف خدا، معبود برحق کوئی اس کا شریک نہیں۔ ملک اس کا، حمد اس کے لیے وہی جلاتا ہے، وہی مارتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا، اس نے اپنے بندے کی امداد فرمائی اور اکیلے نے تمام قبائلی جمعیتیں پاش پاش کر دیں۔''

۸ ذی الحجہ کو منیٰ میں قیام فرمایا۔ ۹ کو جمعہ کے روز نماز صبح ادا کر کے منیٰ سے روانہ ہوئے اور وادی نمرہ میں آ ٹھہرے، دن ڈھلے میدان عرفات میں تشریف لائے، تو ایک لاکھ ۲۴ ہزار، خدا پرستوں کا مجمع سامنے تھا اور زمین سے آسمان تک تکبیر و تہلیل کی صدائیں گونج رہی تھیں۔ اب سرکار دو عالم ﷺ قصوا پر سوار ہو کر آفتاب عالمتاب کی طرح کوہ عرفات کی چوٹی سے طلوع ہوئے تاکہ خطبۂ حج ارشاد فرمائیں۔ پہاڑ کے دامن میں حضرت عائشہ اور صفیہ، علی اور فاطمہ، ابوبکر اور عمر، خالد اور بلال رضی اللہ عنہم اصحاب صفہ اور عشرہ مبشرہ اور دوسری سینکڑوں اسلامی جماعتیں اور قبائلی جمعیتیں جلوہ فرما تھیں اور پہلی ہی نظر سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ والیٔ امت ﷺ اپنی امت کے موجودات لے رہے ہیں اور محافظ حقیقی کو اس کا چارج سپرد فرما رہے ہیں۔

خطبۂ حجۃ الوداع

رسول اللہ ﷺ کے آخری آنسو جو اس امت کے غم میں بہے، حجۃ الوداع کے خطبہ میں جمع ہیں۔ اس وقت دولت و حکومت کا سیلاب مسلمانوں کی طرف امنڈتا چلا آ رہا تھا اور

رسول اللہ ﷺ کی یہ دردمندانہ وصیت زبان پاک سے نکلی اور تیر کی طرح دلوں کو چیر گئی۔ اب ان نفاق انگیز شگافوں کی طرف توجہ دلائی، جن کے پیدا ہو جانے کا اندیشہ تھا۔ یعنی یہ کہ اقتدارِ اسلام کے بعد غریب اور پس ماندہ گروہوں پر ظلم کیا جائے گا۔

اس سلسلہ میں فرمایا:

اے لوگو! اپنی بیویوں کے متعلق اپنے اللہ سے ڈرتے رہنا۔ تم نے نامِ خدا کی ذمہ داری سے انہیں زوجیت میں قبول کیا ہے اور اللہ کا نام لے کر ان کا جسم اپنے لیے حلال بنایا ہے۔ عورتوں پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ غیر کو تمہارے بستر پر نہ آنے دیں، اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں ایسی مار مارو جو نمایاں نہ ہو اور عورتوں کا حق تم پر یہ ہے کہ انہیں بافراغت کھانا کھلاؤ اور بافراغت کپڑا پہناؤ۔

اسی سلسلے میں فرمایا: اے لوگو! تمہارے غلام! تمہارے غلام! جو خود کھاؤ گے، وہی انہیں کھلانا، جو خود پہنو گے، وہی انہیں پہنانا۔

عرب میں فساد وخونریزی کے بڑے بڑے موجبات دو تھے، ادائے سود کے مطالبات اور مقتولوں کے انتقام۔ ایک شخص دوسرے شخص سے اپنے قدیم خاندانی سود کا مطالبہ کرتا تھا اور یہی جھگڑا پھیل کر خون کا دریا بن جاتا تھا۔ ایک آدمی دوسرے آدمی کو قتل کر دیتا۔ اس سے نسلاً بعد نسلٍ قتل وانتقام کے سلسلے جاری ہو جاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ انہیں دونوں اسبابِ فساد کو باطل فرماتے ہیں:

اے لوگو! آج میں جاہلیت کے تمام قواعد ورسوم کو اپنے قدموں سے پامال کرتا ہوں۔ میں جاہلیت کے قتلوں کے جھگڑے مایا میٹ کرتا ہوں اور سب سے پہلے خود اپنے خاندانی مقتول ربیعہ بن حارث کے خون سے جسے ہذیل نے قتل کیا تھا، دست بردار ہوتا ہوں۔ میں زمانہ جاہلیت کے تمام سودی مطالبات باطل قرار دیتا ہوں اور سب سے پہلے خود اپنے خاندانی سود۔ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے سود سے دست بردار ہوتا ہوں۔

سود اور خون کے قرض معاف کر دینے کے بعد فردِ عدالتِ نفاق کی طرف متوجہ ہوئے اور ورثہ، نسب، مقروضیت اور ضمانت کے تنازعات کے متعلق فرمایا: